سِدْر ۔ سِدْرَۃ

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

قرآنی نام: سِدْر ۔ سِدْرَہ
انگریزی: Cedar
فرانسیسی: Cedre
جرمن: Zedar
عبرانی: ارز
فارسی: سروِ آزاد
عربی: شجرۃ اللہ/ ارز العرب/ ارز البنان
عرفِ عام: صنوبر/ دیودار/ قیدار
نباتاتی نام: Cedrus libani loud

قرآنِ حکیم میں چار مرتبہ اِس درخت کا ذکر آیا ہے' یعنی سورۃ سبا' سورۃ النجم اور سورۃ الواقعہ میں بہ تفصیلِ ذیل:

○ سورۃ سبا کی آیات ۱۵و۱۶:

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ
رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ
وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾﴾

''قومِ سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرتِ الٰہی کی) نشانی تھی۔ اُن کے دائیں بائیں دو باغ تھے۔ (ہم نے اُن کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اُس کا شکر ادا کرو۔ یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔ لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے اُن پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے اُن کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیے جو بدمزہ میووں والے اور بکثرت جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے''۔

© rasailojaraid.co

سورۃ النجم کی آیات ۷ تا ۱۸:

﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا
جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝﴾

''اور وہ بلند آسمانوں کے کناروں پر تھا۔ پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔ پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا' بلکہ اس سے بھی کم۔ پس اُس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔ دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔ کیا تم جھگڑا کرتے ہو اُس پر جو وہ دیکھتے ہیں؟ اُسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ اُسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے' جبکہ سدرۃ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اُس پر چھا رہی تھی۔ نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً اُس نے اپنے ربّ کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں''۔

○ سورۃ الواقعہ کی آیات ۲۷ تا ۳۳:

﴿وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا
مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝﴾

''اور داہنے ہاتھ والے' کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔ وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں' اور تہہ بہ تہہ کیلوں' اور لمبے لمبے سایوں' اور بہتے ہوئے پانیوں اور بکثرت پھلوں میں' جو نہ ختم ہوں نہ روک لیے جائیں''۔

(اردو ترجمہ از مولانا محمد جوناگڑھی)

سورۃ سبا اور سورۃ الواقعہ میں لفظ ''سِدر'' اور سورۃ النجم میں لفظ ''سِدرۃ'' دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ سورۃ سبا میں ''سِدر'' کا تعلق زمین سے ہے اور باقی تین آیات کا تعلق آسمانوں اور جنت سے ہے۔

سِدرۃ واحد ہے اور اس کی جمع سِدر ہے۔ یہ بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ جب بیری کا

© rasailojaraid.com

درخت بہت گھنا ہو جائے تو اس کا سایہ بہت عمدہ ہوتا ہے اور عرب' صحرا کی سخت گرمی کے ستائے ہوئے اس کے سایے میں آرام کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے جنت کے آرام اور نعمتوں کے لیے بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ ﴿فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ﴾ یعنی ایسے درخت جو پھل سے لدے ہوئے ہوں اور جن کے سایے نہایت گھنے ہوں' یا ایسے درخت جن کا سایہ تو ہو لیکن کانٹے نہ ہوں۔ یہ تو ہوئی سورۃ سبا کے زمینی ''سِدْر'' کی تشریح۔

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کی وضاحت کے لیے جو سورۃ النجم کی آیات میں وارد ہے' مشاہیر مفسرین کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

○ مولانا عبدالماجد دریابادی: ''اصطلاح میں وہ بیری کا درخت ہے جو چھٹے یا ساتویں آسمان یا دونوں پر ہے۔ ایک سے لے کر دوسرے تک اور گویا اِس عالَم اور اُس عالَم کے درمیان ایک نقطہ اتصال ہے۔ عالمِ بالا سے جتنے احکام وغیرہ صادر ہوتے ہیں وہ ''سدرۃ المنتہٰی'' ہی تک پہلے آتے ہیں' اور پھر ملائکہ وہاں سے زمین پر لاتے ہیں۔ اسی طرح یہاں سے جو اعمال صعود کرتے ہیں' وہ بھی پہلے سدرۃ المنتہٰی تک پہنچتے ہیں' پھر وہاں سے اوپر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ آسمانوں کے اوپر درخت اور بیری کے درخت کے تسلیم کرنے میں دشواری کچھ بھی نہیں۔ آخر جنت میں دودھ' شہد' پانی وغیرہ کے ساتھ درخت اور باغ کثرت سے ہی ہیں۔ تو ایک بیری ہی کے درخت میں کیا خاص اشکال واستبعاد ہے؟ البتہ یہ ظاہر ہے کہ جس طرح جنت اور آسمان کی ہر نعمت دنیا کی نعمتوں سے مشابہ لیکن بہت مختلف ہوگی' اسی طرح یہ بیری بھی دنیا کی بیریوں سے یقیناً بہت کچھ مختلف ہوگی اور کچھ اور ہی آثار وخواص رکھتی ہوگی۔ آیت ۱۳ میں جو یہ کہا کہ: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴾ ''اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا''۔ یعنی اُس فرشتے کو دوبارہ ہیئت اصل پر (یعنی حضرت جبرئیلؑ) کو دیکھا' پہلی بار اسی سطح ارضی پر دیکھا تھا اور اب کی دوبارہ شب معراج میں۔ اور ''سِدْرہ'' کو چھپانے اور لپیٹنے والی چیزیں فرشتے تھے جو بکثرت دیوانہ وار گر رہے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ انوار و تجلیاتِ جمالِ مطلق تھے جو سدرہ کو لپیٹے ہوئے تھے اور فرشتے انہی پر عاشقانہ گر رہے تھے''۔

○ علامہ محمد عبدالحق حقانی: ''سدرہ ایک درخت ہے ساتویں آسمان کے اوپر اور منتہیٰ جہاں تک بلندی کی انتہا ہے' کیونکہ اس کے اوپر عرشِ رحمٰن ہے۔ اور سدرہ کو ڈھانک رکھا تھا اُس چیز نے کہ جس نے ڈھانک رکھا تھا اور وہاں جنت الماویٰ ہے۔ حضرتؐ کی آنکھ نے خطا نہیں کی کہ دیکھا کچھ اور تھا اور نظر آیا کچھ اور' بلکہ اصلی اور حقیقی حالت پر دیکھا''۔

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

○ مولانا مفتی محمد شفیع: ''یہ نزول بھی جبرئیل امین کا ہے' اور جیسا کہ پہلی رویت کا مقام قرآن حکیم نے اسی عالمِ دنیا میں مکہ مکرمہ کا اُفقِ اعلیٰ بتایا تھا' اسی طرح اس دوسری رویت کا مقام ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہیٰ بتلایا' اور یہ ظاہر ہے کہ ساتویں آسمان پر رسول اللہ ﷺ کا تشریف لے جانا شبِ معراج میں ہوا ہے' اس سے اس دوسری رویت کا وقت بھی فی الجملہ متعین ہو جاتا ہے۔ سِدرہ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی انتہا کی جگہ۔ ساتویں آسمان پر عرشِ رحمٰن کے نیچے یہ بیری کا درخت ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں اس کو چھٹے آسمان پر بتلایا ہے' اور دونوں روایتوں کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس کی جڑ چھٹے آسمان پر' اور شاخیں ساتویں آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں (قرطبی)' اور عام فرشتوں کی رسائی کی یہ آخری حد ہے' اسی لیے اس کو منتہیٰ کہتے ہیں۔

﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝﴾ (آیت ۱۶) اس کی تشریح میں صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ روایت ہے کہ اُس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر سونے کے بنے ہوئے پروانے ہر طرف گر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معراج کی شب سدرۃ المنتہیٰ کو خاص طور سے سجایا گیا تھا' جس میں آنے والے مہمان حضرت نبی کریم ﷺ کا خاص اعزاز تھا''۔

○ جناب غلام احمد پرویز: ''نبی کو جس مقام سے وحی ملتی ہے' وہاں انسانی عقل وفکر کے لیے سوائے انتہائی حیرت کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ عقلِ انسانی اس مقام کی ماہیت کو قطعاً نہیں سمجھ سکتی۔ اسے وہاں حیرت ہی حیرت ہوتی ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں تحیّر اپنی انتہا تک پہنچ جائے۔ اس کی تشریح آئندہ آیت ۱۶ میں کر دی ''جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا''۔ یعنی یہ تمہارے (غیر از نبی انسانوں کے) لیے ممکن نہیں کہ تم جان سکو کہ وہ کیا کیفیت تھی۔ تمہاری نگاہ کے لیے وہ تحیّر کی فراوانی تھی جس نے ساری فضا کو ڈھانپ رکھا تھا۔ لیکن اس کے باوجود نبی کی آنکھ کسی قسم کا دھوکا نہیں کھاتی۔ وہ حقائق کو بالکل واضح دیکھتی ہے''۔ (آیت ۱۷)

○ مولانا امین احسن اصلاحی: ''سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں اس عالمِ ناسوت کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں۔ ''سدرہ'' بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیری کا درخت عالمِ ناسوت اور عالمِ لاہوت کے درمیان ایک حدِّ فاصل ہے۔ ہمارے لیے یہ سارا عالم نادیدہ ہے۔ نہ ہم عالمِ ناسوت اور عالمِ لاہوت کے حدود کو جانتے ہیں اور نہ ان دونوں

© rasailojaraid.c

کے درمیان اس نشانِ فاصل کی حقیقت سے واقف ہیں جس کو یہاں ''سدرہ'' سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ یہ چیزیں متشابہات میں داخل ہیں۔ اس وجہ سے' قرآن کی ہدایت کے مطابق' ان پر ایمان لانا چاہیے۔ ان کی حقیقت کے درپے ہونا جائز نہیں ہے۔ ان کی حقیقت صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ جن کا علم راسخ ہوتا ہے' اُن کے علم میں ان چیزوں سے اضافہ ہوتا ہے۔ رہے وہ لوگ جو ان کی حقیقت جاننے کے درپے ہوتے ہیں' وہ ٹھوکر کھاتے اور گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں''۔

○ **مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی:** ''یہ جبریل علیہ السلام سے نبی ﷺ کی دوسری ملاقات کا ذکر ہے' جس میں وہ آپ ﷺ کے سامنے اپنی اصلی صورت میں نمودار ہوئے۔ اس ملاقات کا مقام ''سدرۃ المنتہیٰ'' بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ اس کے قریب ''جنت الماویٰ'' واقع ہے۔ سدرہ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی ہیں آخری سرا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے لغوی معنی ہیں ''وہ بیری کا درخت جو آخری یا انتہائی سرے پر واقع ہے''۔ علامہ آلوسیؒ نے ''روح المعانی'' میں اس کی تشریح یہ کی ہے: ''اس پر ہر عالم کا علم ختم ہو جاتا ہے' آگے جو کچھ ہے' اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا''۔ ہمارے لیے یہ جاننا مشکل ہے کہ اس عالمِ مادّی کی آخری سرحد پر وہ بیری کا درخت کیسا ہے اور اس کی حقیقی نوعیت و کیفیت کیا ہے۔ یہ کائناتِ خداوندی کے وہ اسرار ہیں جن تک ہمارے فہم کی رسائی نہیں ہے۔ بہرحال وہ کوئی ایسی ہی چیز ہے جس کے لیے انسانی زبان کے الفاظ میں ''سدرہ'' سے زیادہ موزوں لفظ اور کوئی نہ تھا''۔

سورۂ سبا میں ''سدر'' کا تعلق زمین سے ہے' اور علماء اور ماہرینِ نباتیات کا اس خیال پر اتفاق رائے ہے کہ وہ لبنانی قیدار یا صنوبر ہے جسے دیودار بھی کہتے ہیں۔

جہاد فی سبیل اللہ

اصل حقیقت' اہمیت و لزوم اور مراحل و مدارج

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک جامع خطاب

☆ صفحات: 72 ☆ قیمت: 15 روپے

© rasailojaraid.c